انسانیت کی تقسیم کے مختلف پہلو

(۲)

از جناب مولانا مناظر احسن گیلانی

سیاسی تقسیم جو اندر تھا جس کی ساری بلندیاں، برتریاں صرف باطنی صفات کے ساتھ وابستہ تھیں، تقسیم کے وقت خواہ مخواہ لوگوں نے اس بیچارے کو اندر سے گھسیٹ کر باہر نکالا۔ ایک اور صرف ایک ہی ذہنی غلطی تھی، مگر تم نے دیکھا! کہ محض اس کی بدولت اغلاط کے کتنے ہمالیہ تھے جن کے نیچے آدم کی نسل زمین کے ہر حصہ میں دفعتہً دب گئی، اور کچھ اس طرح دبی، کہ اب ان چٹانوں کا سرکانا شاید بشر کی کمزور قوت سے تقریباً ناممکن ہے۔ میں نے چاہا تھا کہ بیرونی تقسیم کے مباحث کو صرف اسی نقطہ پر ختم کردوں لیکن ابھی ایک مغالطہ اور باقی ہے۔ ان ہی بیرونیوں میں ایک جماعت اور ہے جو انسانی نسل کو بجائے رنگ زبان، خون، اور وطن کے ایک اور طریقہ سے تقسیم کرتی ہے، جس کا نام انہوں نے سیاسی تقسیم قرار دیا ہے، مطلب یہ ہے کہ دنیا کی مختلف سلطنتوں اور بادشاہتوں کی رعایا کو باہم ایک دوسرے سے وہ جدا کرتے ہیں اور اس طرح جدا کرتے ہیں کہ باوجود ایک ہی نوع کے افراد ہونے کے یہ اُن آبادکاروں کو جو کسی ایک سلطنت کی قلمرو میں رہتے ہیں، ان کے ان بھائیوں سے توڑنا چاہتے ہیں جو کسی دوسری حکومت کے حلقۂ اثر و اقتدار میں زندگی بسر کرتے ہیں، گویا اس تقسیم کی بنیاد سلطنتوں کی تقسیم پر مبنی کی گئی ہے، کہا جاتا ہے اور شاید یہ کہنا چنداں غلط بھی نہ ہو، کہ انسانیت کی تمام خارجی تقسیمیں دراصل اسی تقسیم کے استحکام کے لیے تراشی گئی ہیں۔ لیکن کیا واقعہ میں یہ انسانیت کی تقسیم ہے؟ کیا فرق پیدا ہوتا ہے ان لوگوں میں جو مثلاً الف کی حکومت میں آباد ہیں، اور اُن میں جو ب کے حیطہ اقتدار میں بود و باش کرتے ہیں؟

کیا انسانوں کی ان دو جماعتوں میں کوئی واقعی امتیاز پیدا ہوا ہے، یا ہو سکتا ہے؟ یقیناً دو مختلف سلطنتوں کے رہنے والوں میں نہ کسی چیز کا اضافہ ہوتا ہے۔ اور نہ کسی چیز کی کمی ہوتی ہے، پھر ایک کو چند قرار دینے پر انھیں کیوں اصرار ہے، جو اس وحدت میں واقعی تعدد پیدا کرنے سے قاصر ہیں؟۔

پس سچ یہ ہے کہ سیاسی تقسیم دراصل انسانیت کی تقسیم ہی نہیں ہے، بلکہ انسانی مملوکات کی تقسیم ہے اور بلاشبہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنے مملوکات کو ان لوگوں سے بچائے جو اس کے جائز مالک نہیں ہیں اگر زید اپنے زر، اپنی زمین کی حفاظت میں اس حد تک کوشش کرتا ہے کہ اس راہ میں وہ اپنی جان سے بھی دریغ نہیں کرتا تو یقیناً یہ اس کا منصبی فریضہ ہے،۔

"مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْد"

"اپنے مال کے بچانے میں جو مارا گیا وہ شہید ہے (فتویٰ نبوی صحیح مسلم)

یہ ان کا فیصلہ ہے جو اس راہ میں قتل ہونے والوں کو اس وقت بھی دیکھتے ہیں جبتک وہ قتل نہیں ہوئے، اور اس وقت بھی، جب قتل ہو کر وہ بجائے غائب ہونے کے شہیدا اور نعمتوں کی دوسری دنیا میں حاضر ہو جاتے ہیں۔

پس اگر اشخاص کے لیے واجب ہے کہ اپنے مملوکات کو دوسروں کی دست برد سے بچائیں پھر کیوں متعجب کیا جائے، اگر اقوام بھی اپنی اپنی ملکیتوں، یا اپنے بادشاہ کے مملوکات ان لوگوں سے بچانا چاہتے ہیں جو اس کے مالک نہیں ہیں؟ قدرت کا فطری قانون یہی ہے، اور شرعی مسئلہ بھی یہی ہے لیکن اس سچ کے لیے جھوٹ کی پناہ ڈھونڈھنے کی کیا حاجت ہے؟ مملوکات و مقبوضات کو جدا کرنے کی خاطر خود انسانیت کی چیر پھاڑ کے لئے وہ اپنی چھری کیوں تیز کرتے ہیں؛

الحاصل اگر سیاسی "تقسیم" انسانی مملوکات کی تقسیم ہے تو یہ ایک واقعہ ہے اور شخصی و قومی ہر قسم کے مملوکات کے لیے تقسیم کا یہ دائرہ وسیع ہے صحیح ہے لیکن اگر اس کے ذریعہ سے خود انسانوں کی تجزی و تفریق مقصود ہے

تو یہ تقسیم بھی انہی تقسیموں میں سے ایک قرار پائے گی جس کی بنیاد کسی واقعہ پر نہیں بلکہ صرف فرض، وہم
اختراع، کی ہوائی نیو پر قائم ہے۔

کیا جھنڈوں کی لکڑیوں پر جو دھجیاں لپیٹی جاتی ہیں یا اُن کے لٹھوں سے جو چیتھڑے باندھے
جاتے ہیں ان کے نت نئے رنگوں۔ اور بوقلمون دھاریوں کو تم ان لوگوں میں دکھا سکتے ہو جن کی طرف
منسوب کر کے ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے کہ جن کا رنگ یہ نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں ہیں؟ ان میں سے کون
پیلا اور نیلا ہوتا ہے؟ کس کے بدن پر آڑی ترچھی لکیریں ہوتی ہیں؟ سونے اور روپے یا ان جیسی
معدنی دھاتوں پر جو نقشے کاڑھے جاتے ہیں، یا ٹھپے ابھارے جاتے ہیں کیا ان کو ان لوگوں کی پیشانیوں
اور بازوؤں پر بھی ٹٹولا جا سکتا ہے، جن کو باور کرایا گیا کہ ان سے جدا ہو جاؤ، جن میں ان بیل بوٹوں
صورتوں اور مورتوں والے سکوں کا چلن نہیں ہے؟

سیدھی باتوں کو ٹیڑھی راہوں سے کیوں تلاش کیا جاتا ہے؟ مملوکات و مقبوضات کی جدائی
سے ذات کی جدائی کا نظریہ آخر کس لیے پیدا کیا گیا، یقیناً اگر زمینوں کو، مالوں کو، روپیوں اور پیسوں کو
نہ بانٹا جائے گا تو ان سے باطمینانِ قلب آزادی کے ساتھ نفع اٹھانے کی راہ بنی آدم پر بند
ہو جائیگی۔ مانو! جو چیزیں بٹی ہوئی ہیں یا کاٹو جو چیزیں کٹی ہوئی ہیں لیکن جڑے ہوؤں کو اسی غرض
اور صرف اسی غرض کے لیے کیوں توڑتے ہو؟ اس کیلئے اوہام میں واقعات کا رنگ کیوں بھرتے
ہو؟ جو گھی سیدھی انگلیوں سے نکل آتا ہے، اس کے لیے اپنی پوروں کو کیوں ٹیڑھا کرتے ہو؟ جائز چیزوں
کو ناجائز طریقوں سے حاصل کرنے پر تمہیں کیوں اصرار ہے؟

الحاصل انسانیت کی وہ ساری تقسیمیں جن کی بنیاد بجائے اندر کے باہر پر اور بجائے باطن کے
ظاہر پر رکھی جاتی ہے دراصل یہ فطرت کے اٹل قانون سے سرکشی ہے،

انسانیت کی صحیح تقسیم | قدر و قیمت، رفعت و منزلت، افضلیت و اہمیت جیسا کہ بار بار کہا گیا جب

ہر اعتبار سے آدمی کے اندر ہی کو دیکھا جاتا ہے، اور اس کے باطن ہی کو تاپا جاتا ہے تو قیامت کے قریب کن بدقسمتوں نے کہا کہ انسان کو باہر لایا جائے جنہوں نے یہ کیا' یا کر رہے ہیں، یا آئندہ کریں گے ان کے نتائج ہمیشہ وہی ہوں گے جو اب تک ہوئے ہیں اور ان کو یوں ہی ہونا چاہیے، ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا لیکن دنیا کی وہ جماعت جو انسانوں کی ضروریات اور حاجات سے نہیں ان کی سواری اور روشنی سے نہیں، ان کے کپڑوں اور جوتوں سے نہیں، بلکہ خود انسانوں سے بحث کرتی ہے، اور جس کی بحث کا موضوع وہ چیزیں نہیں ہیں، جو انسان کے لیے ہیں، بلکہ جنہوں نے اپنی نظر و فکر کا مرکز خود انسان کو بنا کر یہ سوال اٹھایا کہ خود انسان کس لیے ہے؟ ہم جنھیں اپنی اصطلاح میں ادیان و ملل کے منادی کہتے ہیں اور جن کا آسمانی خطاب انبیاء و رسل ہے (صلوات اللہ علیہم اجمعین) تقسیم کے وقت ان کی نگاہیں بجائے ظاہر کے ہمیشہ انسان کے باطن ہی پر پڑیں، اور یہی وہ میدان ہے جہاں انسان بانٹا جاتا ہے اپنے اندرونی احساسات و ادراکات کی بنیاد پر بانٹا جاتا ہے اپنی دماغی کیفیات ذہنی تعبیرات کی بنیاد پر بانٹا جاتا ہے اپنے خیالات و عقائد کی بنیاد پر کہ انسان کی ساری دولت اندر ہے، ورنہ جیسا کہ میں چیختا چلا آ رہا ہوں کہ اس کے باہر میں تو شاید اتنا بھی نہیں ہے، جتنا بیابان کے چرندوں، اور جنگل کے درندوں، درختوں کے پرندوں، دریاؤں کے باشندوں کے پاس ہے۔

اور یقیناً یہی وہ تقسیم ہے کہ بآسانی اس تفریق کو جمع سے، اس افتراق کو اتفاق سے اس کثرت کو وحدت سے بدلا جا سکتا ہے، کہ خیالات بدلے جا سکتے ہیں، اور ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں، احساسات و عقائد میں تغیر ہو سکتا ہے، اور ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔

پس جو ان بنیادوں پر توڑے گئے ہیں یا ٹوٹ گئے ہیں، تھوڑی کوشش سے وہ جوڑے جا سکتے ہیں، یا جڑ سکتے ہیں وہ آنکھوں میں خاک جھونکتے ہیں عقل پر پتھر مارتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ

کسی کالے کو گورا بنانا اتنا دشوار نہیں ہے جتنا کہ کسی ہندو کو عیسائی بنانا۔ کالی کھال کو کس نے اجلا کیا؟ اور کر سکتا ہے؟ لیکن ہندوؤں کو عیسائی یا عیسائیوں کو مسلمان ہوتے ہوئے کس نے نہیں دیکھا، اور کون نہیں دیکھ رہا ہے؟ تورانی نسل کے آدمی کو آریوں کے خون میں کون شریک کر سکتا ہے؟ لیکن رومن کیتھولک کی کتنی آبادیاں تھیں جہاں اب صرف پروٹسٹنٹ آباد ہیں۔ بہر حال قوموں کو ایک مذہب سے علیحدہ ہو کر دوسرے مذہب کی تعلیمات قبول کرتے ہوئے کب نہیں دیکھا گیا اور کہاں نہیں دیکھا جا رہا ہے؟ لیکن چینی بولنے والی قوموں کو بنگالی زبان کے بولنے پر آمادہ ہوتے ہوئے کبھی سنا گیا؟ یا کہیں مشاہدہ کیا گیا؟ افراد کی زبانیں بدلتی ہیں، اور بدلی جا سکتی ہیں لیکن قوموں کی زبانوں کا بدلنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا کہ ان کے خیالات میں انقلاب پیدا کرنا۔ پانی کی طرح تقریباً نصف صدی سے دیکھو کہ آدمی کی کمائی ہوئی دولت صرف اس غرض سے ہندوستان میں بے دردی کے ساتھ بہائی جا رہی ہے کہ جن ہندوستانیوں کی زبان ہندوستانی (اردو) ہے وہ انگلستانی بولی بولنے لگیں۔ کوئی دقیقہ ہے جو اس کے لیے اٹھا رکھا گیا ہے؟ عمارتوں کا دھوکہ دیا جاتا ہے، فرنیچروں کا مغالطہ پھیلایا جا رہا ہے، ہر ہر صوبہ میں کتب خانوں کو فلک نما ایوانوں اور مدرسوں کو سپہر پیما دیوانوں کی شکل تک ترقی دی گئی ہے، اور دی جا رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ قانون بھی ملک کے طول و عرض میں نافذ کیا گیا ہے کہ رزق کے وہ سارے دروازے جسے حکومت نے کھولا ہے ان پر قطعاً بند کر دیے گئے جو انگریزی نہیں جانتے، عزت کی کرسیوں سے ہندوستان میں وہ محروم کیے جاتے ہیں۔ جو جزائر برطانیہ کی زبان سے جاہل ہیں، اخباروں رسالوں، کانفرنسوں، اور لیڈروں، خطیبوں، اور مقرروں سب کے اندر سے یہی آواز پیدا کی جا رہی ہے کہ زندگی صرف ان کے لیے ہے جو انگریزی جانتے ہیں، موت کا انتظار وہ کریں جو اس زبان سے اب تک بیگانہ ہیں، اور یہ نتیجے جب و دامنت آگے پیچھے اعبد ہر نظر اٹھاؤ صرف انگریزی کے حروف، انگریزی کے الفاظ، انگریزی کے

الغرض آسمان بھی انگریزی بنایا گیا ہے، اور زمین بھی انگریزی ہی میں غرق ہے لیکن کاوش کی ان سرگرمیوں، اور کوشش کی ان ہنگامہ آرائیوں کے بعد نتیجہ کیا ہے؟ ملک کے دس فی صدی باشندوں نے ابھی صرف انگریزی سیکھی ہے، اور اپنی مادری زبان کو چھوڑ کر اس کو اپنی زبان نہیں بنایا ہے۔ روس کے آباد کاروں نے صرف چند سالوں میں سرمایہ داری کے نظام کا انکار کر کے بولشویکی نظام کو قبول کر لیا، کیا اسی سہولت کے ساتھ رشین قبائل سے انگریزی زبان بلوائی جا سکتی ہے؟ پھر جو سائبیریا میں رہتے ہیں۔ ان کو تم ہندوستانی کس طرح بنا لوگے؟ کس کا ہوتا ہے، کہ گنگا، جمنا، گوداوری اور کرشنا کی وادیوں میں، ان برفستانی زمینوں کو مدغم کر دے جسے جغرافیہ والے سائبیریا کا خطہ کہتے ہیں؟ وہ جو تقسیم کی ایک بھدی اور غلط شکل سیاسی تھی بالفرض اگر یہ تقسیم انسانیت ہی کی تقسیم ہو، تو کیا دنیا کے سلاطین اور حکومتوں کو کوئی وحدت کے اس نقطہ پر لا سکتا ہے کہ ان میں ہر ایک اپنے اپنے مملوکات سے دست کش ہو کر چند حکومتوں کو صرف ایک حکومت کی شکل میں بدل دے؟ اگر یہ ممکن تھا یا ہے، تو ہوائی جہازوں کی یہ قطاریں کس لیے منڈلا رہی ہیں، زہر بھرے ہوئے گیسوں کا ذخیرہ کیوں اکھٹا کیا جا رہا ہے، توپوں اور بندوقوں کے لیے پہاڑ کس لیے گلائے جا رہے ہیں، خون کی ان ندیوں اور نالوں، بلکہ دریاؤں اور سمندروں کی کھدائی کس لیے ہو رہی ہے جن میں صرف انسان کی لاشیں پیرائی جائیں گی؟

تتبعہا الرادفہ